بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ!

(۱) ایک آدمی اپنی گاڑی کے بارے میں کمیشن ایجنٹ یا کسی اور شخص سے کہہ دے، میری گاڑی فروخت کر دو ۱۰ لاکھ روپے مجھے دے دو اور اس سے اوپر جتنے آپ نے کما لیے وہ آپ کے، اب وہ آدمی ۱۴ لاکھ کے فروخت کر دے تو کیا کمیشن ایجنٹ کے لیے یہ چار لاکھ روپے لینا جائز ہے؟

(۲) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں یہ مسئلہ بھی عام ہے کہ ایک آدمی کی شاول مشین یا لوڈر ہوتا ہے وہ کہتا ہے کمیشن ایجنٹ سے کہ اس کو ۴۰ لاکھ کا فروخت کر دو کمیشن پر وہ آگے ۴۲ لاکھ کا فروخت کر دیتے ہیں اور دو لاکھ روپے چھپا لیتے ہیں کیا یہ دو لاکھ چھپانا کمیشن ایجنٹ کے لیے جائز ہے؟

(۳) اور کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کمیشن ایجنٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ میرے لیے گاڑی خرید و کمیشن ایجنٹ کہتا ہے کہ وہ بائع (فروخت کرنے والا) ۵ لاکھ کا فروخت کرتا ہے اس وجہ سے اس شخص سے ۵ لاکھ لے لیتے ہیں جبکہ اس نے بیچنے والے سے ۴ لاکھ کی خریدی ہوتی ہے تو اب یہ ایک لاکھ روپے کمیشن ایجنٹ کے لیے حلال ہے؟

(۴) کمیشن لینا شرعاً جائز بھی ہے یا نہیں؟

مستفتی: قاری احسان اللہ فاروقی

۰۳۴۰:۶۵۸۹۷۵۱

## الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) صورت مسئولہ میں شرعاً یہ معاملہ جائز نہیں ہے، یہ اجارہ فاسدہ ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ کمیشن ایجنٹ اجرت مثل کا مستحق ہوگا، اور گاڑی جتنے میں بھی فروخت ہوگی ساری رقم مالک کی ہوگی، اور اس کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کمیشن ایجنٹ کا مالک کی چیز فروخت کر کے کمیشن لینا شرعاً اجارہ ہے، اور وہ جو کمیشن لیتا ہے وہ اس کی اجرت ہے، اور اجرت کا متعین اور معلوم ہونا ضروری ہے، جبکہ صورت مسئولہ میں اجرت مجہول ہوتی ہے، کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ گاڑی دس لاکھ میں ہی فروخت ہو اس صورت میں کمیشن ایجنٹ کو اجرت ہی نہیں ملے گی، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ گاڑی زیادہ قیمت میں فروخت ہو لیکن اس کی مقدار مجہول ہے۔

فی عمدة القاری (۱۳۳/۱۲)

وفی التلویح: واما قول ابن عباس وابن سیرین، فاکثر العلماء لا یجیزون هذا البیع وممن کرهه: الثوری والکوفیون.

وفی فتح الباری(٥٢٩/٤)

وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ:لا باس ان یقول بع هذه الثوب فما زاد علی كذا وكذا فهو لک۔۔۔وهذه اجرة سمسرة ایضاًلكنها مجهولة ولذلک لم یجزها الجمهوروقالوا:ان باع لہ علی ذلک فلہ اجر مثلہ.

وفی فیض الباری(٥١٤/٣)

قولہ:(بع هذاالثوب فما زاد علی كذا وكذا فهو لک)۔۔۔وهذه الاجارة فاسدة عندنا لجهالة الاجرة فیستحق الاجرة المثل علی ما هو المسئلة فی الاجارة الفاسدة.

وفی الدر المختار(٤٥/٦)

الفاسد من العقود ما كان مشروعاًباصلہ دون وصفہ والباطل مالیس مشروعا اصلاً لاباصلہ ولا بوصفہ وحكم الاول وهو الفاسد وجوب اجرالمثل.

وفی الجوهرة النیرة(٥٧٥/١)

ولا یصح حتی تكون المنافع معلومة والاجرة معلومة لان الجهالة فی المعقود علیہ وبدلہ یفضی۔ الی المنازعة،کجہالة الثمن والمبیع.

(۲)صورت مسئولہ میں کمیشن ایجنٹ شاول مشین یالوڈر جتنی قیمت میں فروخت کریگاوہ سب قیمت اصل مالک کی ہوگی اور کمیشن ایجنٹ کے لیے اس میں سے کچھ چھپالینا جائز نہیں ہے،وہ رقم اس کے لیے حرام ہے،مالک کولوٹاناضروری ہے،البتہ وہ سوداکرنے کی وجہ سے پہلے سے طے شدہ یامعروف کمیشن کاحقدار ہوگا۔

قال اللہ تعالی:

ولا تاكلوااموالكم بینكم بالباطل(البقرة:١٨٨)

وفی مشکوة المصابیح(٢٥٥/١)

عن ابی حرة الرقاشی عن عمہ قال قال رسول اللہ ﷺ :الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منہ۔رواه البیهقی فی شعب الایمان.

وفی البحرالرائق(٦٥/٥)

لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی.

(۳)صورت مسؤلہ میں کمیشن ایجنٹ کاجھوٹ بول کر خریدار سے زیادہ رقم وصول کرناشرعاًدھوکہ ہے،اور کمیشن ایجنٹ کااس طرح پیسے کماناناجائزاور حرام ہے،اور ان پیسوں کااستعمال کرنا کمیشن ایجنٹ کے لیے حرام ہے،اگرچہ خریداراتنی قیمت دینے پرراضی ہوچکاہوکیونکہ اس کے ساتھ دھوکہ کیاگیاہے۔

قال اللہ تعالی:

ولا تاكلوا اموالكم بینكم بالباطل(البقرة:١٨٨)

وفی صحیح البخاری(٩١٢/٢)

Scanned by CamScanner

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ:ان رسول اللہ ﷺ قال:ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیمۃ فیقال هذه غدرة فلان بن فلان.

وفی صحیح المسلم(۷۰/۱)

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال:من حمل علینا السلاح فلیس مناومن غشنا فلیس منا.

وفی الفقہ الحنفی وادلتہ(۱۳٤/۲)

لان حکم الوکیل اذا باع ان یکون امینا فیما یقبضہ من الثمن.

وفی الجوھرة النیرة(٦۳۷/۱)

فان الوکیل ممن لا یثبت لہ حکم تصرفہ وھو الملک فان الوکیل بالشراء لا یملک المشتری والوکیل بالبیع لا یملک الثمن.

(۴)شریعت کی رو سے کمیشن پر کام کرنااوراس پر اجرت لینامندرجہ ذیل چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

(۱)جو کام کیا جارہاہو وہ فی نفسہ جائز ہو،لہٰذا جو کام خود ناجائز ہو اسے کرنااوراس پر کمیشن لیناحرام ہے،

(۲) کمیشن متعین ہو،خواہ عاقدین نے صراحتاً متعین کیاہو یاعرف میں متعین ہو،

(۳) کمیشن کاباقاعدہ عقد کیاجائے،یعنی دوسرے فریق کو باقاعدہ بتایاجائے کہ میں کمیشن پر کام کررہاہوں،دوسرے فریق کو بتائے بغیر از خود کمیشن لیناجائز نہیں ہے۔

قال اللہ تعالی:

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان(المائدة:۲)

وفی جامع الترمذی(۳٦۰/۱)

عن قیس بن ابی غرزة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ ونحن نسمی السماسرة فقال:یا معشر۔ التجار ان الشیطان والاثم یحضران البیع فشوبوا بیعکم بالصدقۃ،حدیث حسن صحیح.

وفی ردالمحتار(٦۳/٦)

وفی الحاوی:سئل محمد بن سلمۃ عن اجرة السمسار فقال:ارجوا انہ لاباس بہ وان کان فی الاصل فاسد الکثرة التعامل وکثیر من ھذا غیر جائز فجوزوه لحاجۃ الناس الیہ کدخول الحمام.

وفی الھندیۃ(۵۰۸/٤)

ولا تجوز الاجارة علی شئ من الغناء والنوح والمزامیر والطبل وشئ من اللھو وقراءة الشعر وغیره ولا اجر فی ذلک وھذا کلہ قول ابی حنیفۃوابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی.

وفی المحیط البرھانی(۸۳/۹)

واما بیان شرائطھا:فنقول یجب ان تکون الاجرة معلومۃ والعمل ان ورده الاجارة علی العمل والمنفعۃ ان وردت الاجارة علی المنفعۃ وھذا لان الاجرة معقود بہ والعمل او المنفعۃ معقود علیہ واعلام المعقود بہ واعلام المعقود علیہ شرط تحرز عن المنازعۃ.

Scanned by CamScanner

وفی الهندیة(٤٦١/٤)

واما شرائط الصحة فمنها:رضاالمتعاقدین. فقط واللہ اعلم بالصواب.

احمد گل

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۱۴۳۹/۴/۹ھ

الجواب صحیح

بندہ ضیاءالرحمن المفتی عنہ

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۱۴۳۹/۴/۹ھ

الجواب صحیح

ریاض محمد

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۱۴۳۹/۴/۹ھ

دارالافتاء
فتوی نمبر ۱۱۹۵۳
رجسٹر نمبر ۷۷
تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی پاکستان

نائب مفتی
تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

مفتی
تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

Scanned by CamScanner